سوال

(50) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا ہونا اور حجیت خبر واحد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیے جانے والی حدیث خبر واحد ہے۔ کیا خبر واحد محدثین کی نظر میں قابل استدلال ہے ؟

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر رسالت کے لیے چنا، لہذا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا کیا جانا ممکن ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے دو نکات کی وضاحت چاہی ہے :

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیے جانے والی حدیث خبر واحد ہے اور خبر واحد محدثین کی نظر میں کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاصل طور پر رسالت کے لیے چنا، اس لیے ان پر جادو کا کیا جانا محال ہے۔

اولاً :

عام طور پر احادیث کو متواتر اور خبر واحد یا آحاد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ متواتر سے مراد وہ احادیث ہیں جنہیں صحابہ (اور سند کے دیگر راویوں) کی ایک کثیر تعداد نے روایت کیا ہے، اتنی تعداد کہ ان کا کسی جھوٹ پر اتفاق کرلینا نا ممکن ہو۔

آحاد سے مراد عام طور پر صرف ایک ہی راوی روایت کر رہا ہو تو اسے غریب، دو کر رہے ہوں تو اسے عزیز اور تین یا زائد کر رہے ہوں تو اسے مشہور کہا جاتا ہے۔

تمام محدثین کے نزدیک خبر واحد حجب ہے، بشرطیکہ اس میں صحیح یا حسن حدیث کی شرائط پائی جاتی ہوں، یعنی حدیث کی سند راوی سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو راوی ثقہ اور قابل اعتماد ہو، اچھے حافظے کا مالک ہو، اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی اپنے بیان میں مخالفت نہ کر رہا ہو اور نہ حدیث میں کوئی اور علت (کمزوری) ہی ہو، جسے محدثین عموماً جان لیتے ہیں۔

تابعین کے زمانے میں ایک مشہور بزرگ حسن بصری گزرے ہیں۔ ان کے حلقہ درس میں ایک شخص واصل بن عطاء ان سے اختلاف کرنے کے بعد علیحدہ ہو گیا۔

عربی میں علیحدہ ہونے کےلیے لفظ اعتزال استعمال ہوتا ہے، اس لیے واصل بن عطاء اوراس کے ماننے والے معتزلہ کہلائے۔ انہوں نے سب سے پہلے یہ شوشہ چھوڑا کہ خبرواحد عقائد میں حجت نہیں، البتہ اعمال وافعال میں حجت ہے۔ اپنی رائے کی بنا پر انہوں نے صحیح احادیث کو بھی ماننے سے انکار کردیا، اگروہ خبرواحد اورکسی عقیدے کی بات ثابت کررہی ہوں۔

ان کے پاس اصول کی زد میں اہل سنت کے کئی عقائد آگئے جنہیں وہ نہیں مانتے، جیسے عذاب قبر، واقعہ معراج، قیامت سے قبل مسیح کا دوبارہ نزول، دجال کا ظہور وغیرہ وغیرہ۔

محدثین اورخاص طور پر امام شافعی، نے اپنی مشہور زمانہ تالیف ''الرسالہ،، میں خبرواحد کی حجیب پر طویل بحث کی ہے اوریہ ثابت کیا ہے کہ اگرحدیث صحیح ہوتووہ عقیدے میں بھی حجت ہے اور عمل کےلیے بھی حجت ہے، یعنی اصل حجت حدیث کا صحیح ہونا ہے۔ اگراس کا صحیح ہوناثابت ہوجائے توچاہے اس سے عقیدہ ثابت ہویا کوئی عمل، دونوں طرح وہ حجت ہوگی۔ اوریہی بات ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے ملتی ہے، ملاحظہ ہو:

1۔ اللہ کے رسول ﷺ پر وحی لے کرآنے والے جبرائیل تھے جن کے ذریعے سے آپ تک قرآن پہنچا، قرآن عقائد واعمال سب کا مجموعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک فرشتے کی روایت قرآن کو قبول کیا۔

2۔ صحابہ کرام نے صرف نبی کریم ﷺ سے قرآن سنااوراس پر ایمان لائے۔

3۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں اوربادشاہوں کے پاس خطوط بھیجے جنہیں عموماً ایک ایک آدمی کے ذریعے سے ارسال کیاگیا۔ ان خطوط میں ان حکمرانوں سے اسلام قبول کرنے، یعنی اپنا عقیدہ تبدیل کرنے کا مطالعہ کیاگیا تھا۔ اگر یہ حکمران بھی معتزلہ جیسی روش اپناتے توکہہ سکتے تھے کہ ہم ایک آدمی کے ذریعے سے لائے گئے پیغام کوکیسے قبول کرسکتے ہیں؟ انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی اور تکبر کی بنا پر ایمان لانا پسند نہیں کیا لیکن نبی اکرم ﷺ کے فرستادہ کو صرف ایک شخص ہونے کی بنا پر نہیں جھٹلایا۔

4۔ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل کویمن بھیجا اوران سے کہا: تم اہل کتاب کے پاس جارہے ہو، انہیں سب سے پہلے ''لا الہ الا اللہ،، کی دعوت دینا۔ اگروہ قبول کرلیں توپھر نماز کی فرضیت کے بارے میں بتانا اوراگر اسے بھی قبول کرلیں توپھر زکاۃ کے بارے میں بتانا۔ یعنی آپ نے اہل یمن کوعقیدہ تبدیل کرنے اور پھر کچھ احکامات پر عمل کرنے، دونوں امور کی دعوت صرف ایک شخص کے ہاتھ میں بھیجی۔ اگرایک شخص کی روایت حجت نہ ہوتی تورسول اللہ ﷺ بجائے ایک صحابی کے، دس بارہ بھیجا کرتے تاکہ ان کی روایت تواتر تک پہنچ جائے۔

5۔ نبی کریم ﷺ نے تحویل قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ایک صحابی کو بھیجا کہ وہ مختلف مساجد میں مسلمانوں کو اس حکم سے آگاہ کردیں۔ مدینہ کی پرانی مساجد میں سے ایک مسجد کو مسجد قبلتین کہا جاتا ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جس میں لوگ نماز باجماعت پڑھ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کا منادی وہا پہنچا۔ جونہی اس نے آپ ﷺ کا حکم سنایا، تمام کے تمالوگ شمال سے جنوب کی طرف قبلہ کی طرف رخ ہوگئے۔ (صحیح البخاری، الصلاۃ، حدیث 403، وصحیح مسلم، المساجد، حدیث 526.525 جس مسجد میں اعلان کرنے کا واقعہ پش آیا تھا، وہ مسجد قباء ہے۔ مسجد قبلتین کے نام سے جو مسجد ہے، اس کے بارے میں معروف ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ نماز ظہر پڑھ رہے تھے کہ اسی عالم میں تحویل قبلہ کا حکم آگیا تو آپ نے اپنا رخ تبدیل کرلیا، اس لیے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، 2 242،) لیکن اسکی سند نہایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں محمد بن عمرواقدی کذاب اورمتروک راوی ہے)

گویا انہوں نے ایک شخص کوخبر کوفوراً تسلیم کیا۔

متواتر صرف قرآن ہے اوراحادیث کی ایک قلیل تعداد۔ اسلام کے موٹے موٹے مظاہر، جیسے اذان، پنج وقتہ نماز اورنماز باجماعت بھی تواتر عملی کے ذریعے سے ہم تک پہنچے ہیں لیکن دین کا اکثر حصہ احادیث کے ذریعے سے ہم تک پہنچا ہے جوکہ آحاد ہیں۔

آحاد احادیث کو اپنی مرضی یا اپنی اپنی سمجھ کی بنا پر چھوڑ دینا دین کے اکثر حصے کو دریا برد کرنے کے مترادف ہے، اس لیے اگر کوئی بات، چاہے اس کا تعلق عقیدے سے ہو یا عملی احکام سے، و صحیح یا حسن حدیث سے ثابت ہو جاتی ہے تو اسے ماننے بغیر چارہ نہیں۔

شادی شدہ زانی کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ یہ سزا قرآن سے ثابت نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل سے ثابت ہے۔ آحاد حدیث کو قبول نہ کرنے والے اس سزا کو بھی منکر ہیں، گو کہ اس سزا کا تعلق ایک عملی حکم سے ہے نہ کہ عقیدے سے۔

بعض اوقات تو منکر آحاد کو اپنی مصلحت کے لیے خبر واحد قبول کرنی پڑتی ہے، مثال کے طور پر ایک منکر خبر واحد سے سوال کریں کہ وہ کیسے ثابت کر سکتا ہے کہ اس کا باپ واقعی اس کا باپ ہے؟ اس کے پاس دنی میں صرف ایک شخص ہے جو یہ بتا سکتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ اور وہ ہے اس کی ماں۔ اگر اس کی ماں انکار کر دے کہ فلاں شخص تمہارا باپ نہیں بلکہ تمہارا باپ کوئی اور ہے تو اس کے پاس انسانوں میں سے کوئی دوسرا شخص ہو سکتا ہے جو ماں کی بات کو جھٹلا سکے؟

اب آئیے بخاری و مسلم کی بیان کردہ ان احادیث کی طرف جن میں رسول اللہ ﷺ پر جادو کیے جانے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ کافی تفصیل طلب ہے، اس لیے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ تفہیم القرآن (از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی) کی آخری جلد میں معوذتین کے ضمن میں اس بحث کو ملاحظہ فرمالیں جس میں اس حدیث پر اٹھائے گئے تمام اعتراضات کا جواب آگیا ہے۔

مولانا کی بحث میں مندرجہ ذیل نکات نکھر کر سامنے آگئے ہیں:

(1) اس حدیث کو بیان کرنے والی صرف عائشہ ؓ ہی نہیں بلکہ زید بن ارقم اور چند دوسرے صحابہ بھی ہیں۔

(2) بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں جگہ دی ہے، جس سے اس حدیث کی صحت کا مرتبہ واضح ہو جاتا ہے۔

(3) ضروری نہیں کہ ایک سورت ایک ہی دفعہ نازل ہو بلکہ اسے دوبارہ بھی کسی خاص مقصد کے لیے نازل کیا جا سکتا ہے، جیسے معوذتین، پہلے وہ مکہ میں نازل ہوئیں اور جب آپ پر جادو کا واقعہ ہوا تو سحر کے علاج کے طور پر دوبارہ ان کا نزول ہوا۔

(4) سحر کی کئی قسمیں ہیں: حضرت موسیٰ اور مصر کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ می سحر کی وہ کیفیت تھی جسے تخییل کہا جاتا ہے، یعنی جادوگروں کی رسیاں حرکت نہیں کر رہی تھیں بلکہ آنکھوں کو ایسا دکھائی دیا جا رہا تھا۔

(5) رسول اللہ ﷺ پر جو جادو کیا گیا تھا وہ مرض کی قسم کا تھا، یعنی آپ کو گمان ہوتا تھا کہ آپ اپنی بیویوں کے پاس گئے ہیں (جنسی تعلق کے لیے) لیکن حقیقت میں ایسا نہ تھا۔

(6) انبیاء کو مرض لاحق ہو سکتا ہے، جیسے ان پر زہر کا اثر ہو سکتا ہے۔ خیبر میں ایک یہودی عورت نے آپ کو زہر آلودہ کھانا کھلانے کی کوشش کی تھی، گو آپ نے اللہ کے بتائے جانے پر نوالہ اگل دیا تھا لیکن زہر اتنا تیز تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی اس بات کا ذکر کیا تھا کہ مجھے اب تک اس زہر کے اثر سے نجات نہیں ملی جو خیبر کی یہودی عورت نے کھلایا تھا۔ ایسا ہی دوسرے عوارض کا مسئلہ ہے، جیسے آپ کا بخار میں مبتلا ہونا، جنگ احد میں دندان مبارک کو ٹوٹنا وغیرہ۔

ظاہری مرض کے علاج کے لیے دوا استعمال کی جاتی ہے۔ مرض نادیدہ ہو تو پھر رقیہ (جھاڑ پھونک کرنا) ہی علاج ہے، بشرطیکہ قرآن سے ہو یا سنت سے۔

(6) کفار نے آپ ﷺ کے بارے میں مسحور کا لفظ استعمال کیا:

إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا 8 ... سورۃ الفرقان

''تم ایک مسحور شخص ہی کی پیروی کرتے ہو۔،،

یہاں ان کی مسحور سے مراد پاگل پن ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ جو دعوائے نبوت کر رہے ہیں یا قرآن سنا رہے ہیں، وہ سب نعوذ باللہ عقل کے زائل ہونے کی بنا پر ہے۔

یہ بات تو کفار نے مکہ مکرمہ ہی میں کہہ ڈالی تھی۔ آپ ﷺ پر جادو کیے جانے کا واقعہ تو بہت بعد میں سن 7 ہجری کے قریب پیش آیا۔ اس کے بعد آپ چار سال اور زندہ رہے۔ اگر اس واقعہ کی بنا پر آپ کو مطعون کیا جاتا تو اس قسم کا الزام ان آخری چار سالوں میں لگایا جاتا۔

صاحب تفہیم القرآن کے مضمون کا خلاصہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا، میں دو باتوں کا مزید اضافہ کرتا ہوں :

(7) ابن قیم بدائع الفوائد میں لکھتے ہیں : ''رہا یہ کہنا کہ انبیاء پر جادو کا ہونا، اللہ تعالیٰ کے انہیں چن لینے اور ان کی حفاظت کرنے کے منافی ہے تو جان لیجیے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں، وہاں کفار کی طرف سے انہیں تکلیف پہنچا کر ان کی آزمائش بھی کرتے ہیں تاکہ وہ انتہائی اعزاز واکرام کے مستحق ٹھہریں اور تاکہ بعد میں آنے والے ان کی خلفاء اور ان کے امتی جب کبھی اللہ کی راہ میں ستائے جائیں تو پھر انبیاء اور رسولوں پر آنے والی مصیبتوں اور تکالیف کو یاد کرکے اپنی ہمت بڑھائیں اور انہی کی طرح ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں اور اس میں ایک حکمت بھی ہے کہ کفار کا نامہ اعمال اور زیادہ سیاہ ہوجائے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلد اپنی سزا کو پالیں اور دنیا انکے وجود نامسعود سے پاک وصاف ہوجائے۔،،

(8) مصر کے مشہور عالم محمد متولی شعراوی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر خفیف سا جادو کیے جانے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کفار پر اتمام حجت کیا جاسکے۔ جو جو حربہ وہ آزما سکتے تھے انہیں اللہ نے موقع دیا کہ وہ اسے آزما کر دیکھ لیں لیکن اللہ کے رسول ﷺ ثابت قدم رہے۔ اگر یہ جادو اثر نہ کرتا یا انہیں جادو کرنے کا موقع ہی نہ دیا جاتا تو وہ یہ کہہ نے جادو کیا اور آپ ﷺ پر خفیف سا اثر بھی ہوا جو ان کے اصل مشن، یعنی تبلیغ رسالت میں حائل نہیں ہوا تو کفار کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی ، بار بار مدینہ پر چڑھائی کی اور بالآخر جادو کرکے بھی دیکھ لیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو ختم کرنے کی سازش میں بری طرح ناکام ہوئے۔ آپ بشری حیثیت سے تھوڑے بہت متاثر ہوئے، جیسے جنگ احد میں دندان مبارک کا شہید ہونا اور اسی طرح جادو کا خفیف اثر ہونا اور ایسے ہی زہر کا معمولی اثر قبول کرنا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی حفاظت میں رکھا اور کفار کے عزائم کو ناکام بنا دیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11